امام ابوزرعہ رازیؒ

(اسیر ادروی، ادری اعظم گڑھ)

کتاب الصحابہ معرفت صحابہ میں ابوزرعہ کا علم بڑا وسیع تھا، صحابہ کی عظمت و فضیلت اور مقام و مرتبہ کے سلسلہ میں وہ بہت ہی متشدد تھے اور ان حضرات کی شان میں ادنی گستاخی بھی آپ کے لیے ناقابل برداشت تھی، ایک بار ان سے کہا گیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف چار ہزار حدیثیں صحیح ہیں، بقیہ سب غلط اور بے بنیاد ہیں تو انھوں نے فرمایا کہ کس نے یہ بات کہی ہے؟ خدا کرے اس کے دانت ٹوٹ جائیں یہ کسی زندیق اور بد دین ہی کا قول ہو سکتا ہے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ

هذا قول الزنادقة، ومن يحصي حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم عن مائة ألف وأربعة عشر ألفاً من الصحابة ممن روى عنه وسمع منه قيل يا أبا زرعة هؤلاء أين كانوا؟ وسمعوا منه؟

یہ زندیقوں کا قول ہے، کون ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کی متعین تعداد بتا سکتا ہے؟ حضورؐ جب اس دنیا سے تشریف لے گئے اس وقت ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ کرامؓ موجود تھے جنھوں نے حضورؐ سے روایت کی اور آپ سے سنا، لوگوں نے کہا کہ وہ لوگ کہاں تھے؟

قبض رسول اللہ ﷺ عن اہل مکۃ ومن بینہما الاعراب ومن شہد معہ حجۃ الوداع [1]

تو انھوں نے فرمایا کہ وہ مدینہ میں تھے مکہ میں تھے دیہاتوں اور گاؤں میں تھے اور وہ لوگ تھے جو حجۃ الوداع میں آپؐ کے ساتھ شریک حج تھے۔

صحابہ کرامؓ پر تنقید و جرح کرنے والوں پر زندیقیت کا فتویٰ خود خطیب بغدادی نے اپنی سند کے ساتھ بیان کیا ہے اور انھوں نے سندِ متصل سے ابوزرعہ کے اس فتویٰ کو نقل کیا ہے خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ ابوزرعہ نے فرمایا کہ:

اذا رأیت الرجل ینتقص احداً من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاعلم انہ زندیق وذلک ان الرسول حق والقرآن حق وما جاء بہ حق وانما ادی الینا ذلک کلہ الصحابۃ وہؤلاء یریدون ان یجرحوا شہودنا لیبطلوا الکتاب والسنۃ والجرح بہم اولی وہم زنادقۃ [2]

جب کسی شخص کو دیکھو کہ وہ کسی صحابیٔ رسولؐ کی تنقیص کرتا ہے تو سمجھ لو کہ وہ بد دین ہے اس لیے کہ رسول، قرآن برحق ہیں جو حضورؐ لے کر آئے وہ بھی برحق ہے اور یہ سب باتیں ہم تک صحابہؓ نے پہونچائیں، یہ لوگ ہمارے گواہوں کو مجروح کرکے پورے دین کو بے اعتبار بنا دینا چاہتے ہیں۔ جرح کرنے والے خود جرح کے سزاوار ہیں اور یہ طے ہے کہ وہ بد دین ہیں۔

کتاب الصحابہ ابوزرعہ کی ایک محققانہ کتاب ہے، کتاب میں صحابہ کرامؓ کے مقام و مرتبہ کے علاوہ ان کی تعداد صحابی اور تابعی میں اشتباہات کو بڑی دیدہ وری اور تحقیق سے دور کیا گیا ہے ابن حجرؒ نے اپنی مشہور کتاب "الاصابہ" میں ابوزرعہ کی رائے

---

[1] :- التقیید والایضاح شرح مقدمہ ابن الصلاح ص ۳۰۵ —

[2] :- الکفایہ للخطیب ص ۹۷ الاصابہ لابن حجر ج ۱ ص ۱۱ —

[illegible]

کو ... سے اور دلیل کے پیش کیا ہے مثلاً مسلم بن الحارث التمیمی کے ...

قال البخاري وابو حاتم وابو زرعة الرازي والترمذي وابن قانع وغير واحد ان مسلم بن الحارث هو صحابي[1]	امام بخاری، ابو حاتم، ابو زرعہ رازی اور ترمذی، اور ابن قانع اور بہت سے لوگوں نے تصریح کی ہے کہ مسلم بن الحارث صحابی ہیں۔

ابوزرعہ رازی صحابہ کے حالات، ان کی شخصیتوں کی معرفت، تعیین و تشخیص میں بڑی دقتِ نظر سے کام لیتے ہیں، حتی الامکان کسی تابعی کو صحابی اور کسی صحابی کو تابعی قرار دیے جانے کے احتمالات کو ختم کر دیتے ہیں، الاصابہ وغیرہ میں ابوزرعہ کے اقوال ملتے ہیں مثلاً کسی کے بارے میں کہتے ہیں لیس له صحبة[2] یا کہیں له صحبة قديمة یا هو صحابي في الصحابة یا بعض شخصیتوں کے متعلق هو من التابعين ان تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صحابہ کی شناخت میں بڑی دقتِ نظر سے کام لیتے ہیں، اور ایک قطعی حکم لگاتے ہیں، مثلاً ابو عبداللہ الحاکم نیشاپوری نے اُمّ خالد کو تابعیات میں شمار کر دیا ہے[4]، اُمّ خالد کے بارے میں ابن ابی حاتم نے لکھا ہے۔

سمعت ابا زرعة يقول ام خالد بنت خالد بن سعيد بن العاص الاكبر اسمها امة صح لها عن النبي صلى الله	ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص الاکبر کا نام امۃ ہے، انھوں نے حضورؐ سے کئی حدیثیں روایت کی ہیں، یعنی ان کا

سه ١۔ تہذیب التہذیب ج ١٠ ص ١٢٥۔

سه ٢۔ الاصابہ ج ٢ ص ٦٠۔

سه ٣۔ کتاب الجرح والتعدیل ج ٤ ص ٥٤۔

سه ٤۔ معرفۃ علوم الحدیث مطبوعہ حیدرآباد ص ٥٧۔

لیہ وسلم بعد یث ۱ صحابیہ ہونا یقینی ہے۔

اس کتاب کا مکمل نسخہ ابھی تک دنیا کے کسی کتب خانے میں دریافت نہیں ہو سکا ہے، دوسری کتابوں میں حوالوں کی وجہ سے اس کتاب کو ابو زرعہ کی تصانیف میں شمار کیا گیا ہے۔

کتاب اسماء الضعفاء محدثین نے عام طور پر راویان حدیث کے حالات جمع کیے اور بلا امتیاز ثقہ و ضعیف ہر طرح کے راویوں کا ذکر کیا، لیکن اسی دور میں بہت سے محدثین نے ضعیف راویوں پر مستقل کتابیں بھی لکھیں جن کو کتاب الضعفاء کہا جاتا ہے، جن میں صرف ضعیف یا مجروح راویوں کا ہی ذکر کیا گیا ہے، ابو زرعہ نے بھی ایک کتاب الضعفاء لکھی ہے جس میں انھوں نے ان راویوں کے بارے میں اپنی تحقیقی رائے کا اظہار کیا ہے اس کتاب میں ۳۸۴ راویوں کا ذکر ہے اس کتاب کا مخطوطہ دریافت کر لیا گیا ہے اور طبع ہو کر عام ہو چکا ہے۔

اجوبۃ ابی زرعۃ علی اسئلۃ البرذعی (فی الضعفاء) اور اجوبۃ ابی زرعۃ علی اسئلۃ البرذعی (فی الثقات) یہ دو مستقل کتابیں ہیں، برذعی ابو زرعہ کے مخصوص شاگرد ہیں، ان کا نام ابو عثمان سعید بن عمرو البرذعی ہے، انھوں نے ثقہ اور ضعیف راویوں کے سلسلہ میں اپنے شیخ ابو زرعہ سے بہت سے سوالات کیے، ابو زرعہ نے ان کے تحقیقی جواب دیے ہیں، انھیں جوابات کو دونوں کتابوں میں یکجا کر دیا گیا ہے۔

ابو زرعہ اپنے طویل ترین علمی اسفار کی وجہ سے راویوں کے بارے میں ذاتی طور پر صحیح واقفیت رکھتے ہیں، اس لیے کسی راوی کے بارے میں ان کی رائے ایک خاص

حاشیہ ۱۔ الجرح والتعدیل ج ۴ ص ۲۶۲۔

وزن رکھتی ہے، ضعیف راویوں میں ۳۸ راویوں کا ذکر آیا ہے جن کے بارے میں ابوزرعہ کی رائے اجتہادا اور تجرباتی مشاہدات کی بنیاد پر ہے۔

اسی طرح ثقہ و ضعیف راویوں کے بارے میں ابوزرعہ کی یہ دونوں کتابیں قدیم ترین ماخذ ہیں اور ذاتی واقفیت واطلاع اور مستند معلومات کی بنیاد پر ان کی رائے میں وزن ہے، ان دونوں کتابوں کی دریافت سے فن جرح وتعدیل کے ایک امام کی رائے کا اس فن میں اضافہ ہے، کیونکہ ان میں سے بہت سے راویوں کا ذکر جرح وتعدیل کی کتابوں میں پایا جاتا ہے لیکن وہاں ابوزرعہ کی رائے کا اظہار نہیں کیا گیا ہے، ان کتابوں کے ذریعہ ہم ان کے متعلق ابوزرعہ کی رائے معلوم کر سکتے ہیں۔

اسی طرح بہت سے ایسے راوی ہیں جن کے بارے میں جرح وتعدیل کی کتابوں میں ترجمے نہیں پائے جاتے ہیں، ان راویوں کا ذکر اور ان کے بارے میں ایک تحقیقی رائے ان کتابوں میں مل جاتی ہیں۔ اسی طرح متداول کتابوں میں ابوزرعہ کی جو رائے نقل کی گئی ہے ان میں کہیں کہیں خلاف واقعہ رائیں نقل کر دی گئی ہیں، ان کتابوں سے اس راوی کے بارے میں ابوزرعہ کی حقیقی اور اصل رائے کا پتہ چلتا ہے مثلاً عبدالرحمان بن حماد الشعیثی کے بارے میں متداول کتابوں میں ابوزرعہ کی رائے "لا باس بہ" کے لفظ سے ظاہر کی گئی ہے لیکن برذعی نے ان کا قول "شیخ لیس بذاک" نقل کیا ہے، اسی طرح عبداللہ بن قانع الصائغ کے بارے میں عام کتابوں میں ان کی رائے "لا باس بہ" لکھی جاتی ہے جبکہ برذعی بتاتے ہیں کہ ابوزرعہ کی رائے ان کے بارے میں "منکر الحدیث" ہے، اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ ابوزرعہ کی یہ دونوں کتابیں اسماء الرجال میں ایک خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

التفسیر حافظ شمس الدین محمد بن علی داؤدی (متوفی ۹۴۵ھ) نے ایک کتاب طبقات المفسرین لکھی ہے۔ اس میں ابوزرعہ کا تذکرہ

مفسرین میں شمار کرایا گیا ہے، ان کی تفسیر کی خصوصیت یہ ہے کہ انھوں نے اپنی تفسیر مستند مفسرین قرآن تابعین وتبع تابعین کے اقوال کی روشنی میں مرتب کی ہے، آیات کی تفسیر کے سلسلہ میں انھوں نے صرف انہی روایتوں کو لیا ہے جن کی صحت معلوم ہے چاہے وہ مرفوع روایتیں ہوں یا صحابہؓ یا تابعین یا تبع تابعین کے اقوال ہوں اور بطور خاص اس کا اہتمام کیا ہے کہ تفسیروں میں جو ضعیف اور اسرائیلی روایتوں کا انبار لگا دیا گیا ہے ان سے مکمل اجتناب کریں۔

ابوزرعہ کی تفسیر کے وجود کا اب تک علم نہ ہو سکا ہے، البتہ ابن ابی حاتم کی تفسیر کے بعض اجزا قاہرہ کے دارالکتب اور ظاہریہ میں یا مکتبہ محمودیہ مدینہ طیبہ یا جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں پائے جاتے ہیں ان کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ابن ابی حاتم کی تفسیر کا بڑا حصہ ابوزرعہ کی تفسیروں پر مشتمل ہے، اگر ابن ابی حاتم کی تفسیر کے یہ اجزا نہ ہوتے تو شاید ہم کو ابوزرعہ کی تفسیر کا پتہ بھی نہیں چلتا۔

کتاب الجرح والتعدیل

ابوزرعہ کی تصانیف میں کتاب الجرح والتعدیل بھی شامل ہے، ابوزرعہ کی کتاب سے پہلے امام بخاریؒ کی "التاریخ الکبیر" اہل علم اور محدثین میں عام ہو چکی تھی، اسی لیے ابوزرعہ کی اس کتاب پر اعتراض کیا گیا: یہ کتاب امام بخاریؒ کی کتاب کی نقل ہے اس کے سوا کچھ نہیں۔

یہ بات اپنی جگہ صحیح ہے کہ اسماء الرجال کے فن میں تصنیف کرنے والا کوئی مصنف امام بخاری کی کتاب سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ چالیس ہزار افراد پر اظہار رائے میں ہر رائے کو حرف آخر نہیں قرار دیا جا سکتا، حالات، تجربات، مشاہدات اور معلومات کے لحاظ سے اتنے طویل وعریض میدان میں کہیں نہ کہیں خطا ہو بھی سکتی ہے، اس کے مقابلہ میں کسی دوسرے صاحب نظر کو کسی خاص راوی کے

بارے میں خصوصی اور قطعی معلومات حاصل ہو جائیں تو امام بخاری کی رائے سے وہ اختلاف کرسکتا ہے اور اسے اس کا حق بھی ہے۔

ابوزرعہ کی کتاب کی بھی یہی حیثیت ہے، ابوزرعہ اور ابن ابی حاتم دونوں محدثین کے سامنے امام بخاری کی "التاریخ الکبیر" موجود تھی، ایک ایک راوی کے حالات ان حضرات کے سامنے پیش کیے گئے جہاں جہاں ضرورت محسوس کی گئی وہاں اضافہ کیا گیا، جہاں خلاف واقعہ بات تھی اور ان حضرات کے علم میں حقیقت دوسری تھی وہاں اس کا اظہار کر دیا گیا، اس طرح ابوزرعہ کی کتاب امام بخاری کی کتاب کی روشنی میں ترتیب ضرور دی گئی لیکن اس میں ابوزرعہ نے اپنی خصوصی رائے کا اظہار کرکے کتاب کی اہمیت کو بڑھا دیا اس لیے بخاری کی کتاب کے ساتھ ابوزرعہ کی کتاب کا اپنا ایک الگ مقام ہے۔